روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۱/۷۶ | بدھ ۲۳- شوال ۱۴۱۱ھ، ۸- ہجرت ۱۳۷۰ہش، ۸- مئی ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۰۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خصوصی طور پر شر کے خلاف دعائیں کریں

"ہمیں کسی قوم سے من حیث القوم نفرت کی اجازت نہیں ہے۔ نہ نفرت ہمارے خمیر میں داخل فرمائی گئی ہے اس لئے ہم دنیا کی جاہل قوموں کی طرح مغربی طاقتوں کے خلاف نہ دعائیں کر سکتے ہیں نہ نفرت کے جذبے رکھ سکتے ہیں۔ ہم شر سے متنفر ہیں۔ اپنی دعاؤں کو خصوصیت کے ساتھ شر کے خلاف رکھیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اصل بات جو قابلِ غور ہے، وہ یہ ہے کہ انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور سعادت کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں۔ تب ہی کچھ بنتا ہے۔.......... (الرعد: ۱۲) خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا، جب تک کہ خود وہ اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے۔ خواہ مخواہ کے ظنِّ فاسد کرنے اور بات کو انتہا تک پہنچانا بالکل بیہودہ امر ہے۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۱)

"اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔ شہر بابل کے ساتھ کیا کیا؟ جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیّتِ ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلوؤں کا مسکن ہو گیا اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو، وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔ پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دَوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔ اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کر لو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔ استغفار کی کثرت کرو۔ جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے، ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائضِ خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۳-۱۷۴)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر موت وارد کرنے والے کو نئی زندگی عطا کی جاتی ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

"دیکھو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تھوڑی تعداد میں تھے۔ غریب تھے۔ جنگ کی کوئی تربیت انہیں نہیں تھی۔ ان کے پاس جنگ کا سامان نہ تھا۔ اچھی تلواریں نہیں تھیں۔ گھوڑے نہیں تھے کچھ بھی نہ تھا اور دشمن نے یہ سمجھا کہ ان نہتوں اور بے بسوں کو ہم اچھی تلواروں کے استعمال سے کاٹ کے رکھ دیں گے اور فنا اور نابود کر دیں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کو کہا کہ میری خاطر ان تکالیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ تم کمزور سہی۔ تم غریب سہی۔ تم نہتے سہی۔ تم بے سروسامان سہی لیکن میں تمہاری پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہونگا۔ اس لئے تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ آخر غلبہ تمہیں حاصل ہوا۔ غرض کئی قسم کے دکھ ابتلاء اور مشقت انسان کو خدا کی راہ میں پیش آتی ہے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے فرمایا ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں پیش آئے۔ اس سے انکار نہ کرے۔ اور آپ نے یہ فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر، آپؐ کے سوانح پر جب ہم نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ نظر آتا ہے کہ آپؐ نے خدا کی راہ میں اپنی جان کی کبھی پرواہ نہیں کی، جنگِ بدر میں جب کفارِ مکہ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے تھے تو آپؐ مدینہ میں نہیں بیٹھے رہے بلکہ جس طرح دوسرے مسلمان میدان میں گئے آپؐ بھی میدان میں گئے اور آپؐ ہی سب سے زیادہ دشمن کے حملہ کا نشانہ ہوتے تھے۔ کیونکہ یہ دشمن یہ جانتا تھا کہ اگر اس شخص کو (علیہ السلام) (خدا کی پناہ) ہم نے قتل کر دیا تو پھر کسی اور کوشش کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اسلام ختم ہو جائے گا۔ صحابہؓ نے اس بات کا اعتراف کیا ہے اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ شدید تر حملہ دشمن کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر ہوتا تھا۔ اور بہادر ترین صحابہؓ وہ سمجھے جاتے تھے جو

باقی صفحہ ۷ پر

اطفال کے اعلانات

مقابلہ مقالہ نویسی

اس سال کے مقابلہ مقالہ نویسی کا عنوان "سیرت حضرت فضلِ عمرؓ" مقرر ہے اس مقابلہ کے لئے آخری تاریخ ۱۵ اگست ہے۔ اس تاریخ کے بعد وصول ہونے والے مقالہ جات مقابلے میں شامل نہیں کئے جائیں گے۔ تمام ناظمینِ اطفال سے گذارش ہے کہ ابھی سے اطفال کی رہنمائی فرمائیں اور مقالہ جات لکھنے کے لئے کتب وغیرہ مہیا کریں۔

کتاب برائے مطالعہ

مئی میں اطفال کے مطالعہ کے لئے "حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث" مقرر کی گئی ہے۔ تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ اطفال سے اس کتاب کا مطالعہ کروانے کا اہتمام کریں۔ مرکز میں یہ کتاب میسّر ہے۔ جن مجالس کے پاس یہ کتاب موجود نہیں وہ مرکز سے فوری طور پر منگوا کر اطفال کے لئے مہیا کریں۔

ہفتہ تعلیم

مؤرخہ ۱۰ تا ۱۶/ مئی ہفتہ تعلیم منایا جا رہا ہے۔ تفصیلی پروگرام سرکلر کی شکل میں بھجوایا جا رہا ہے۔ تمام ناظمین اطفال سے گذارش ہے کہ یہ ہفتہ بھرپور طور پر منائیں اور دیئے گئے پروگرام پر اطفال سے عمل کروائیں۔ آپ کی مجلس کا کوئی طفل ایسا نہیں ہونا چاہیئے جسے نماز سادہ یا با ترجمہ نہ آتی ہو۔ اس ہفتہ کے دوران ۱۴/ جون کو ہونے والے مرکزی امتحان کی بھی تیاری کروائی جائے۔

مرکزی امتحان

مجلس اطفال الاحمدیہ کا مرکزی امتحان ۱۴/ جون بروز جمعۃ المبارک ہوگا۔ تمام ناظمین اطفال ابھی سے اطفال کو اس امتحان کی تیاری کروائیں۔ اس سلسلے میں باقاعدہ کلاس جاری کی جائے تمام مجالس کو ستارہ، ہلال، قمر اور بدر کے پرچے بھجوائے جا رہے ہیں۔

(مہتمم اطفال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸۔ ہجرت ۱۳۷۰ ہش ۸۔ مئی ۱۹۹۱ء

ظاہری اور باطنی پاکیزگی

آجکل بڑے زور شور سے ماحولیات کی آلودگی کے خلاف مہم چلائی جا رہی ہے اس کے ذرائع کیا ہیں۔ اس کے نقصانات کیا ہیں۔ اور ان نقصانات سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ ان امور کی وضاحت کے سلسلہ میں سیمینار بھی منعقد کئے جا رہے ہیں۔ عالمی سطح پر۔ اور لٹریچر بھی تقسیم کیا جا رہا ہے۔ گھروں میں آلودگی۔ گلیوں میں آلودگی۔ میدانوں میں آلودگی۔ دریاؤں میں آلودگی اور جنگلات میں آلودگی۔ ان سب باتوں کی طرف توجہ دلائی جا رہی ہے۔ اور یہ بہت اچھی بات ہے کہ ایسا کیا جا رہا ہے۔ انسانی صحت کی برقراری کے لئے یہ بات نہائت اہم ہے۔ بلکہ جانوروں کی زندگی بھی اس سے متأثر ہوتی ہے اور ان کا بچانا اور محفوظ رکھنا بھی نہائت ضروری ہے۔

زور تو انفرادی صفائی پر بھی دیا جا رہا ہے لیکن ہمارے خیال میں کم کم۔ انسانوں کو اپنا جسم صاف رکھنے کی ضرورت ہے۔ اپنے کپڑے بھی صاف رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہم تو یہ کہیں گے کہ ہر قسم کی آلودگی سے زیادہ مضر اور خطرناک انسانی جسم اور کپڑوں کی آلودگی ہے۔ بعض لوگ سادگی کا حوالہ دے کر زیادہ صاف نہیں رہتے یا اپنے کپڑوں کا خیال نہیں رکھتے لیکن یہ بات غلط ہے اور نامناسب ہے۔ سادگی ہرگز صفائی میں حائل نہیں ہوتی بلکہ سادگی اور صفائی کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے۔ سادہ بھی ہو اور صاف بھی ہو تو وہ انسان تو نور علیٰ نور ہؤا۔ اس کے علاوہ صفائی کا نہ صرف مادی دنیا سے تعلق ہے بلکہ روحانی دنیا بھی اس سے متأثر ہوتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"انسان کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ جو شخص باطنی طہارت پر قائم ہونا چاہتا ہے وہ ظاہری پاکیزگی کا بھی لحاظ رکھے۔ پھر ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (البقرہ: ۲۲۳) یعنی جو لوگ باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں میں ان کو دوست رکھتا ہوں۔ ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے۔ اگر اسے ترک کر دے۔ اور پاخانہ پھر کر بھی طہارت نہ کرے تو باطنی پاکیزگی پاس بھی نہیں پھٹکتی پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔"

پس ماحولیات کی آلودگی سے بھی بچنا ضروری ہے اور جسمانی آلودگی سے بھی۔ ہمارے جسم صاف ہوں۔ لباس ستھرا ہو تو دل میں اچھے اچھے خیالات پیدا ہوتے ہیں اور روحانیت کا لطف آنے لگتا ہے۔

اپنے غصّہ کی شدّت سے مر جاؤ گے
اپنی ذلّت کا سامان کر جاؤ گے
مَیں تو سچ بات کہتا ہوں تکرار سے
تم مگر جھوٹ سے بھی مُکر جاؤ گے

ابوالاقبال

کسے سناؤں مَیں اندازِ کرب کی روداد

نہ گُل کھلے نہ چمن میں نکھار کا عالم
یہ کس طرح کا ہے یارو بہار کا عالم

کسے سناؤں میں اندازِ کرب کی روداد
ز شام تا بہ سحر انتظار کا عالم

نہ کرتا کویت پہ قبضۂ ناروا صدّام
نہ آج ہوتا یہ اُس شہرِ یار کا عالم

کہاں گئی وہ خمارِ جنوں کی طغیانی ؟
کہاں گیا وہ سرابِ بہار کا عالم؟

جو لوگ رکھتے ہیں وِیٹو کی طاقتِ نایاب
نہیں پسند انہیں صلح و پیار کا عالم

اگر خلیج میں ہوتے نہ وہ خلل انداز
تو ہوتا کا ہے کو یہ خلفشار کا عالم

یہی تھا جنگ کا مقصد کہ اس علاقے میں
وہ پیدا کر سکیں اک انتشار کا عالم

سمجھ سکے مرے ہمدم نہ وجہِ بیتابی
دلِ حزیں پہ غمِ ناگوار کا عالم

لُٹا کریں گے وفاؤں کے قافلے نادرؔ
اگر رہا یہی لیل و نہار کا عالم

نادرؔ قریشی

سچّائی کی تلقین

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"احمدی اور جھوٹ کا آپس میں کوئی دور کا بھی تعلق نہیں ہونا چاہیئے جس طرح شرک اور توحید کے درمیان ایک بَیر ہے اسی طرح ایک سچے موحّد اور جھوٹ کے درمیان بَیر ہؤا کرتا ہے اور جھوٹ اور توحید اور شرک اور توحید یہ ایک ساتھ پنپ نہیں سکتے۔ اس لئے جو احمدی بھی اپنے ادنیٰ مفاد کی خاطر اپنی روح کو قربان کرتا ہے اور جھوٹ میں ملوث ہو جاتا ہے اتنا ہی بڑا وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لینے والا بنتا ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالےٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

حضرت شعیبؑ نے اپنی قوم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم دوسروں کو پیمانہ پورا بھر کر دیا کرو۔ اور لوگوں کو نقصان پہنچانے والے مت بنو۔ اور ترازو کی ڈنڈی بھی سیدھی رکھا کرو۔ اور انہیں جائز حق سے کم مت دیا کرو۔ اور ملک میں فتنہ فساد سے کلّی طور پر مجتنب رہو۔ ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شعیبؑ کی قوم میں شرک کے علاوہ تجارتی بددیانتی کا بھی بڑا زور تھا۔ چونکہ ان لوگوں کا گذارہ زیادہ تر تجارت پر تھا۔ اس لئے وہ دھوکا اور فریب سے کام لینے لگ گئے۔ وہ اوّل تو وزن میں کمی کر دیتے تھے جس کے لئے ممکن ہے انہوں نے مختلف قسم کے باٹ رکھے ہوں۔ اشیاء لیتے وقت اور قسم کے بٹے استعمال کرتے ہوں اور دیتے وقت اور قسم کے بٹوں سے وزن کرتے ہوں۔ پھر وہ ڈنڈی مارنے میں بھی مہارت رکھتے تھے۔ اور ماپ اور تول دونوں میں لوگوں کو لوٹنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت شعیبؑ نے انہیں تجارتی بددیانتی سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر وہ لوگ جنہیں حرام مال کھانے کی چاٹ لگ گئی تھی اس سے کب باز آنے والے تھے۔ انہوں نے اور بھی اپنے ہاتھ رنگنے شروع کر دیئے اور آخر وہ وقت آیا جب ان کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور آسمان سے عذاب کے فرشتے ان کی تباہی کے لئے نازل ہو گئے۔

افسوس ہے کہ یہ مرض اس زمانہ میں بڑے زوروں پر ہے۔ اور دیانت ہمارے ملک سے اس حد تک اٹھ چکی ہے کہ ہر شخص چاہتا ہے کہ وہ دوسرے کو جس حد تک ممکن ہو لوٹے اور نقصان پہنچائے۔ گاہک چاہتے ہیں کہ دکاندار کم قیمت وصول کریں۔ اور دوکاندار اس کا یہ علاج سوچتے ہیں کہ وہ ناقص اور گندی چیزیں کم قیمت پر گاہکوں کو دے دیتے ہیں۔ میں تو سودا لینے نہیں جاتا لیکن چونکہ سودے ہمارے گھروں میں آتے رہتے ہیں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ سودوں میں بالعموم دیانت سے کام نہیں لیا جاتا۔ آٹے میں مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے اور کھانڈ اور شکر میں بھی بہت کچھ میل اور گند ہوتا ہے۔ یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو فوراً نظر آ جاتی ہیں چنانچہ کھانڈ کے ہر چمچے میں اگر انسان آنکھیں کھول کر دیکھے تو اسے بہت سی مٹی ملی ہوئی دکھائی دے گی جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وزن زیادہ کرنے کے لئے مٹی ملائی جاتی ہے۔ اسی طرح آٹے میں ریت اور مٹی ہوتی ہے۔ دانت کے نیچے آٹے کو ذرا چبا کر دیکھو تو فوراً اس سے کرکر کی آواز آنے لگے گی۔ عام طور پر ہمارے ملک میں لوگ اپنی صحت کا خیال نہیں رکھتے حالانکہ اگر وہ لقمہ چبا چبا کر کھانے کی عادت رکھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ آٹا نہیں کھا رہے بلکہ گند کھا رہے ہیں۔ ۹۰ فیصدی آٹا ایسا ہوتا ہے جس میں کرکر ہوتی ہے۔ ذرا اسے دانتوں کے نیچے دباؤ تو کرکر کی آواز آنے لگ جائے گی۔ اور یہ صحت کے لئے سخت مضر ہوتا ہے۔ پھر یہ دھوکا بازی بھی ہے کہ دوکاندار قیمت خالص آٹے کی وصول کرتے ہیں اور آٹا وہ دیتے ہیں جس میں ریت اور مٹی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ بددیانتی صرف اس چیز کا نام نہیں کہ تم کسی کا ناحق روپیہ لے لیتے ہو بلکہ بددیانتی اس بات کا بھی نام ہے کہ تم کسی کی کوڑی اٹھا لیتے ہو اسی طرح بددیانتی صرف اس کا نام نہیں کہ تم ۹۵ فیصدی آٹا اور ۵ فیصدی مٹی ملا کر دو۔ بلکہ اگر تم ۹۸ فیصدی آٹا اور ۲ فیصدی مٹی ملاتے ہو یا ننانوے فیصدی آٹا اور ایک فیصدی مٹی ملاتے ہو یا ساڑھے ننانوے فیصد آٹا اور نصف فی صدی مٹی ملاتے ہو بلکہ اگر تم ۹۹۹ حصہ آٹا اور ۱/۱۰۰۰ حصہ مٹی ملاتے ہو تو وہ بھی ویسی ہی بددیانتی اور گندی عادت ہے جیسے ۵ فیصدی مٹی ملانا۔ نیکی اور بدی دل سے تعلق رکھتی ہے۔ جس طرح اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی راہ میں اخلاص سے ایک پیسہ دیتا ہے اور وہ یہ امید رکھتا ہے کہ اس کا ایک پیسہ امیر آدمی کے ایک لاکھ روپیہ سے کم نہ سمجھا جائے۔ اور وہ اخلاص سے ایک پیسہ دے کر سمجھتا ہے کہ اس نے ایک لاکھ روپیہ دینے والے جیسی قربانی کی ہے تو اسی طرح اگر کوئی شخص ۵ فیصدی ٹھگی کرتا ہے تو وہ بھی ٹھگ ہے اور جو ۱/۱۰۰۰ حصہ کی ٹھگی کرتا ہے وہ بھی ویسا ہی ٹھگ ہے۔ جس طرح نیکی کی جزا نیت پر ہے۔ اسی طرح بدی کی سزا بھی نیت پر ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتا کہ اس کی راہ میں ایک غریب نے اخلاص سے ایک پیسہ دیا اور دوسرے امیر نے ایک لاکھ روپیہ دیا۔ بلکہ وہ اخلاص دیکھتا ہے۔ اور اس کے مطابق جزا دیتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ یہ نہیں دیکھے گا کہ ایک نے ۵ فیصدی ٹھگی کی ہے اور دوسرے نے آدھ فیصدی۔ بلکہ وہ کہے گا کہ دونوں نے ٹھگی کی ہے پانچ فیصدی ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے اور نیم حصہ ٹھگی کرنے والے نے بھی ٹھگی کی ہے تقدس اور نجاست کا دل سے تعلق ہوتا ہے اور جس طرح زیادہ نیکی بھی نیکی اور تھوڑی نیکی بھی نیکی سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح زیادہ بدی بھی بدی اور تھوڑی بدی بھی بدی سمجھی جاتی ہے ممکن ہے کسی جگہ دکاندار خود اس قسم کی حرکات نہ کرتے ہوں۔ اور باہر سے بے احتیاطی سے اس قسم کا ناقص مال لے آتے ہوں لیکن اس صورت میں بھی وہ بری نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر کوئی شخص جاتا ہے اور خراس والے سے گندہ آٹا لے آتا ہے تو یہ اسی کا قصور ہے۔ اگر گندہ آٹا تھا تو وہ کیوں لایا اسے چاہیئے تھا کہ وہ نہ لاتا۔ اور اگر وہ ناقص مال سمجھ کر سستا لے آیا ہے تو معلوم ہوا یہ بالواسطہ فائدہ اٹھاتا ہے مثلاً دوسری جگہ سے اچھا آٹا خریدتا تو اس کے ۱۰۱ روپیہ خرچ ہوتے لیکن جس خراس والے سے اس نے خریدا اسے ۱۰۰ روپے دینے پڑے۔ تو اس صورت میں بھی یہ ٹھگ ہے کیونکہ یہ دوسروں کی ٹھگی میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگرچہ اس قسم کی ٹھگی یہ خود نہیں کرتا۔ بلکہ باہر سے ناقص سودا لاتا اور بیچتا ہے تب بھی وہ ویسا ہی ٹھگ ہے جیسے اپنے ہاتھ سے آٹے میں مٹی ملانے والا۔ ولایت میں کئی چور ایسے ہیں جو یتیم بچوں کی پرورش کرتے اور پھر ان کے ذریعے چوریاں کرواتے ہیں۔ اب کیا تم سمجھتے ہو وہ یتیم بچوں کے ذریعہ چوریاں کروانے کی وجہ سے کم چور ہیں۔ اگر خود چوری کرتے تو زیادہ چور ثابت ہوتے۔ وہ ویسے ہی چور ہیں جیسے اپنے ہاتھ سے چوریاں کرنے والے۔ اسی طرح جب تم خراس سے ناقص آٹا لاتے ہو اور یہ سمجھتے ہو کہ وہ خراب ہے۔ تو تم ویسے ہی مجرم ہو جیسے اپنے ہاتھ سے آٹے میں مٹی یا ریت ملانے والا۔ پھر کئی لوگ بظاہر دیانتدار بھی ہوتے ہیں۔ اور وہ مٹی نہیں ملاتے لیکن جب گیہوں کو صاف کرنے کے لئے زمین پر پھیلاتے ہیں تو پھر سمیٹتے وقت جب جھاڑو دیں گے تو پاؤ یا سیر کے قریب اس میں مٹی بھی ملا دیں گے اور اپنی طرف سے یہ سمجھیں گے کہ ہم تو بڑے دیانتدار ہیں۔ حالانکہ وہ بڑے دیانتدار نہیں ہوتے۔ اسی طرح بعض غلّہ فروش کمپنیوں کے ایجنٹ غلّہ خریدتے ہیں تو اس میں باریک غبار ملا دیتے ہیں۔ چونکہ لاکھوں کا غلّہ ہوتا ہے اس لئے ان کی یہ چالاکی چھپی رہتی ہے۔ اور ہر ایک کو اس کا پتہ نہیں لگتا۔ بعض لوگ غلّے کو پانی کا چھینٹا دے دیتے ہیں تاکہ بوجھل ہو جائے۔ اسی طرح اگر کسی کو کچھ خریدنا ہوتا ہے تو کہتا ہے میں نے اتنا مال لیا۔ مگر تم کچھ بھی رعایت نہیں کرتے۔ اور اگر بیچنا ہوتا ہے تو کہتا ہے کیا تم ہمارا گھر ہی لوٹ کر لے جاؤ گے۔ اسی طرح بمبئی کے بعض تجار کی نسبت تو عجیب روایات سنی جاتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ بعض تاجروں کے تین قسم کے باٹ ہوتے ہیں (۱) پورے وزن کے۔ (۲) بھاری اور (۳) ہلکے اور انہوں نے عجیب عجیب نام رکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی کا نام (۔۔۔۔) رکھا ہوا ہوتا ہے۔ کسی کا نام (۔۔۔۔) اور کسی کا نام (۔۔۔۔)۔ اور جس قسم کا کوئی آدمی دیکھتے ہیں اسی طرز کا اس سے سلوک کرتے ہیں۔ اگر ہوشیار آدمی ہوا تو اصل بٹہ نوکر کو لانے کا حکم دیا اور وہ لفظ بول دیا جس سے اصل بٹوں کی طرف اشارہ ہوتا ہو۔ کوئی سادہ لوح آیا تو چھوٹے بٹے منگوا لئے۔ اسی طرح دھوکا باز عطاروں کا طریق ہے کہ علاقہ میں کوئی وباء شروع ہو جائے اور حکیم لکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ مریض کو عرق مکو اور عرق گاؤزبان پلاؤ۔ تو ایک دیانتدار عطار تو بعض دفعہ کہہ دے گا کہ میرے پاس عرق مکو اور عرق گاؤزبان تیار نہیں لیکن بددیانت عطار کہے گا میرے پاس دونوں چیزیں موجود ہیں۔ وہ پانی لے گا بوتل میں بھر دے گا اور کہے گا یہ عرق مکو ہے یہ عرق کاسنی ہے۔ یہ عرق گلاب ہے۔ تم جو عرق مانگو گے وہ اس کے پاس موجود ہو گا۔

ہماری تاریخ طب کی کتابوں میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون۔سین

امدادی رقوم

خلیج کی جنگ ختم ہونے کے بعد عراق کے لئے اب سب سے بڑا مسئلہ وہاں کی کرد آبادی ہے۔ عراق میں غیر عرب کرد ۳۵ لاکھ کے قریب بستے ہیں اور چونکہ عراق عرب ہے اور وہ غیر عرب اس لئے بغداد کی حکومت نے ہمیشہ ان کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھا ہے۔ حکومت نے ہمیشہ اس نظریئے کو فروغ دیا ہے کہ کرد آبادی عراق کی عرب قومیت پر بری طرح اثر انداز ہو رہی ہے اگرچہ ان کے ساتھ معاہدے بھی ہوتے ہیں اور انہیں خاص حد تک آزادی دینے کے فیصلے بھی کئے جاتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاہدے اور یہ فیصلے زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتے۔ اس کی ایک مثال عام طور پر ۱۹۷۰ء کے حکومت اور کردوں کے درمیان معاہدے کی ہے۔ جبکہ انہیں خاص حد تک آزادی دے دی گئی تھی۔ لیکن یہ معاہدہ دو سال بھی پورے نہ کر سکا۔ اور حکومت اور کردوں کے درمیان مناقشات شروع ہو گئے اس وقت سے لے کر اب تک ۳۵ لاکھ کرد باشندوں کی کیفیت حکومت کی کمزوری اور مضبوطی کے ساتھ ساتھ بدلتی رہی ہے۔ ویسے تو کرد ہمیشہ ہی اپنے آپ کو مشکلات میں پھنسا ہوا سمجھتے رہے ہیں۔ اس صدی میں کرد مختلف ممالک میں تقسیم بھی ہو گئے۔ وہ عراق میں بھی موجود ہیں اور ایران میں بھی۔ وہ شام میں بھی موجود ہیں اور ترکی میں بھی۔ اور اسی طرح سوویٹ یونین میں بھی انہیں ہمیشہ اس بات کی فکر رہتی ہے کہ ان کی ثقافت کسی نہ کسی طرح برباد کی جا رہی ہے۔ اور انہیں اپنے محدود علاقوں میں برسر اقتدار آنے کی راہ میں ہمیشہ مشکلات پیش کی جاتی رہی ہیں۔

جہاں تک ۱۹۷۰ء کے معاہدے کا تعلق ہے۔ اس میں انہیں کردستان کے علاقے میں اپنی حکومت قائم کرنے سے اتفاق کیا گیا تھا۔ ان کی اپنی زبان کردی قائم رکھی گئی اور وہ عراق کی حکومت میں حصہ دار بنائے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ اس معاہدے کے ذریعے جو انہیں حقوق دئے گئے۔ وہ کسی اور علاقے میں یا کسی اور وقت میں کردوں کو نہیں ملے لیکن بغداد کی حکومت کے مطابق اس کے ہمسائے ایران نے ان کی پیٹھ ٹھونکی اور انہیں بغاوت پر آمادہ کر لیا۔ شکایت یہ بھی کہ بغداد اس معاہدے کی شرائط پر عمل نہیں کر رہا۔ لیکن جلد ہی بعد یہ بغاوت کچل دی گئی۔ ۱۹۸۰ء میں ایک دفعہ پھر کردوں نے مسلح ہو کر بغاوت کی اور صدام حسین نے ان کے رہنما جلال کے ساتھ گفت و شنید کی جو کوئی نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئی۔ جب ایران کے ساتھ عراق کی جنگ ختم ہو گئی تو ۱۹۸۷ء میں صدر صدام حسین نے اپنی فوجوں کو کردوں کے پیچھے لگا دیا۔ اور کہا جاتا ہے کہ کیمیاوی ہتھیاروں سے ہلاگاک HALAGAK کے شہر میں ۵ ہزار کرد ہلاک ہو گئے۔ لیکن جونہی سال رواں کے فروری کے مہینے میں امریکہ اور عراق کی آپس میں جنگ شروع ہوئی تو کرد باغیوں نے پھر سر اٹھایا انہوں نے اپنے آپ کو مجتمع کر کے کردستان کے تمام شہروں سے حکومت کی فوجوں کو نکال دیا لیکن ان کی یہ کامیابی دیرپا ثابت نہ ہو سکی۔ چند ہفتوں بعد ہی بغاوت کو کچل دیا گیا۔ اور کرد ترکی اور ایران کی سرحدوں کی طرف بھاگ نکلے۔

پیٹریاٹک یونین آف کردستان کے رہنما بغداد میں گفت و شنید کے لئے گئے۔ اور حکومت سے یہ مطالبہ کیا کہ اس موجودہ کیفیت میں کردوں کے ساتھ جو بیت رہی ہے اسے روکا جائے۔ لیکن اب چونکہ صدر صدام کی پوزیشن بھی پہلے سے کافی کمزور ہے اور کردوں کو عالمی طور پر ہمدردی اور مدد حاصل ہے خاص طور پر امریکہ اور اس کے ساتھیوں کے فوجیوں کے ذریعے۔ کرد شمالی عراق میں جمع ہو رہے ہیں۔ تاکہ وہ اپنے لئے ایک محفوظ مقام قائم کر سکیں۔

عراقی کرد

کوئی حکومت فوج پر جو رقم خرچ کرتی ہے اس کے پس پردہ دو باتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے آپ کو مقابلتاً زیادہ مضبوط ثابت کر سکے اور دوسرے یہ ڈر کہ کوئی اس پر حملہ نہ کر دے۔ بعض علاقوں میں یہ دوسری بات زیادہ اصلیت رکھتی ہے۔ جب علاقے میں مختلف ممالک کے آپس میں تعلقات اچھے نہ ہوں تو ہر وقت یہی ڈر رہتا ہے کہ کب کوئی دوسرا ملک حملہ کر دے گا۔ لیکن ان دونوں باتوں پر اگر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ کئی ممالک ضرورت سے زیادہ فوج پر خرچ کرتے ہیں وہ اپنی سماجی اور ثقافتی بلکہ تعلیمی ضروریات کو بھی نظر انداز کرتے ہوئے فوج کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ورلڈ بنک اور انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو ترقی پذیر ممالک ان سے امداد حاصل کرتے ہیں ان کی امدادی رقم کے متعلق یہ غور کیا جاتا رہے گا کہ وہ سماجی ثقافتی، تعلیمی یا ایسی ہی دیگر ضروریات کو نظر انداز کر کے فوج کو زیادہ مضبوط تو نہیں کر رہے۔ چنانچہ بعض ممالک کے نام لے کر یہ بات کہی گئی ہے کہ وہ ایسا کر رہے ہیں اور اس کے پیش نظر ان کی امدادی رقوم میں کمی کرنا پڑے گی۔ پاکستان کا اس فہرست میں نام تو نہیں لیا گیا۔ لیکن تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ پاکستان بھی اس فیصلے کی زد میں آئے گا۔ ورلڈ بنک اور آئی۔ایم۔ایف کے حکام نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اس فیصلے کو کسی خاص جہت سے اثر انداز ہو کر لاگو کیا جا رہا ہے۔ یعنی وہ ممالک جو رقوم ادا کرتے ہیں۔ وہ اگر پالیسی کے لحاظ سے کسی ملک سے اختلاف رکھتے ہیں تو ان کا تقاضا ہے کہ امدادی رقوم کم کی جائے۔ اس بات کی انہوں نے تردید کی ہے۔ لیکن بہت سے ترقی پذیر ممالک جو سہ ماہی اجلاس کے لئے واشنگٹن پہنچے ہوئے تھے انہوں نے اس تردید کو پوری طرح قبول نہیں کیا۔ اور اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ ان کے خیال میں بلا وجہ امدادی رقوم کم کی جا رہی ہیں۔ ورلڈ بنک کے صدر مسٹر باربر کونیبل (CONABLE) نے کہا کہ اس پر کام بھی شروع ہو چکا ہے۔ اور ورلڈ بنک محسوس کرتا ہے کہ یہ لازمی امر ہے کہ جس ملک کو امداد دی جاتی ہے۔ اس کے اخراجات پر نظر رکھی جائے۔ اور اگر یہ پایا جائے کہ وہ اپنی سماجی اور ثقافتی امداد کو فوجی ضروریات کے لئے استعمال کر رہے ہیں تو اسی نسبت سے ان کی امداد کم کر دی جائے۔ یہ تجویز اس سے پہلے ورلڈ بنک کے ایک سابق صدر نے بھی پیش کی تھی اگرچہ کہا یہ جاتا ہے کہ امدادی رقوم پر نظر ثانی کی سکیم کو اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کی تنظیم کے سامنے رکھا جائے گا۔ تجزیہ نگاروں کے خیال میں مغربی ممالک جو یہ رقوم فراہم کرتے ہیں اپنی ضروریات کے پیش نظر اس بات پر غور کرتے ہیں کہ رقوم کم کی جائیں۔ موجودہ وقت میں بعض لوگوں کے خیال میں پاکستان اور امریکہ کے تعلقات زیادہ سازگار نہیں ہیں۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ شائد امدادی رقوم کی کمی کا پاکستان نشانہ بنے گا۔

دانشوری کی املاک

امریکہ نے ہندوستان اور چین اور تھائی لینڈ پر الزام لگایا ہے کہ یہ ممالک امریکہ کی دانشوری کی املاک کے حقوق کے سلسلے میں خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں یہ چیزوں کے پیٹنٹ، کاپی رائٹ، اور ٹریڈ مارک بغیر اجازت کے اپنا لیتے ہیں۔ امریکہ کے تجارتی نمائندے کارلا ہلز نے ۲۶ اپریل کو اعلان کیا کہ یوں تو دیگر ممالک بھی ایسا کرتے ہیں لیکن پہلے ان تین ممالک کے متعلق پوری چھان بین کی جائے گی۔ اس چھان بین کا حلقہ وسیع بھی کیا جا سکتا ہے۔ مسز ہلز ان ممالک کے ذمہ دار حکام سے خط و کتابت بھی کریں گے اور انفرادی طور پر ناشرین وغیرہ سے مل کر بھی بات کریں گے۔ مسز ہلز کو یہ بھی اختیار دے دیا گیا ہے کہ جہاں یہ ثابت ہو کہ کسی ملک نے قانون کی خلاف ورزی کی ہے وہاں تجارتی تعذیری کارروائی بھی کریں۔ اس کے علاوہ مسز ہلز نے ناروے سے یہ شکوہ کیا ہے کہ امریکہ کی فرموں سے ناجائز امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے کئی دوسرے ملکوں سے بات کر کے دانشوری کی املاک کے خلاف کی گئی کارروائیوں کے متعلق تو مناسب فیصلے کر لئے ہیں۔ لیکن بعض ممالک ایسے ہیں جو اس عمل کو جاری رکھ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے ہدف کو حاصل کرنے کے لئے اپنے قوانین لاگو کریں گے۔ اور اس بات کی کوشش کریں گے کہ امریکہ کا "نوہاؤ" KNOW-HOW اور تیکنیکی علم محفوظ رکھا جائے۔ یہ قانون دراصل ۱۹۸۸ء میں منظور کیا گیا تھا لیکن اب اسے پہلی دفعہ لاگو کیا جا رہا ہے اور بش انتظامیہ نے بعض ممالک کو ترجیحی طور پر پہلے تحقیق کے لئے پیش کیا ہے۔ گذشتہ دو سال نجی طور پر اس معاملے پر نگاہ رکھی گئی تھی انہوں نے چین ہندوستان اور تھائی لینڈ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہاں مسئلہ خاصا گھمبیر ہے۔

شریعت بل اور عیسائی

کرسچین لبریشن فرنٹ کے صدر نے ایک پریس ریلیز کے ذریعے حکومت سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد محمود طاہر

پیر پگاڑا کی شخصیت

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ جنوری ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن میں پاکستان کے ممتاز بزرگ مسلم لیگی سیاست دان پیر صاحب پگاڑا کے بارہ میں فرمایا

"پیر صاحب پگاڑا جو پاکستان کے ایک بزرگ سیاستدان ہیں انہیں خدا تعالیٰ نے ایک خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا ہے جیسا ملکہ اور کسی پاکستانی سیاست دان میں میں نے نہیں دیکھا مزاح کی زبان میں اور لطیف مزاح میں لپیٹ کر وہ بعض دفعہ ایسی ٹھوس حقیقتیں بیان کر دیتے ہیں جو اگر ظاہری کھلے کھلے لفظوں میں بیان کی جائیں تو ویسا اثر پیدا نہیں کر سکتیں اور ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جو وہ بعض حالات میں کھلم کھلا کہنا مناسب نہ سمجھتے ہوں مگر اشاروں کی اس زبان میں جو خاص طور پر مزاح میں لپٹی ہوئی ہوتی ہے وہ اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کی خاص قدرت رکھتے ہیں۔"

(مطبوعہ الفضل ۹ جنوری ۱۹۹۱ ص۱)

پیر پگاڑا پیروں کے ایک سلسلے کا نام ہے جو بھی اس سلسلہ کا گدی نشین ہوتا ہے اس کو پیر پگارا کہتے ہیں جس کا مطلب ہے "پگڑی والا پیر" موجودہ پیر پگارا جو اسی نام سے معروف ہیں شاہ مردان علی شاہ ثانی پیر پگاڑا ہفتم ہیں۔ پیر پگاڑا کے والد سید صبغۃ اللہ شاہ نے انگریزوں کے خلاف مزاحمت کی جس کے نتیجہ میں انکو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ واقعہ ۱۹۴۱ء کا ہے اس کے بعد انہیں بغاوت کے مقدمہ میں پھانسی دیکر ایک نامعلوم جگہ پر پہنچا دیا گیا۔ جس کا آج تک کسی کو سراغ نہیں مل سکا۔ سید صبغت اللہ شاہ کے دونوں بیٹوں کو انگلستان بھجوا دیا گیا۔ پاکستان بننے کے بعد یہ دونوں بیٹے پاکستان آئے اور فروری ۱۹۵۲ء میں ان کی گدی بحال کر دی گئی جس کے نتیجہ میں سید صبغۃ اللہ شاہ کے بڑے بیٹے شاہ مردان شاہ ثانی پیر پگارا ہفتم بن گئے۔ پیر پگارا کے مریدوں کو حُر بھی کہا جاتا ہے پیر پگارا کا آبائی گاؤں پیر جو گوٹھ ضلع خیرپور سندھ میں ہے جہاں ہر سال ۲۷ رمضان اور ۲۷ رجب کو اہم تقریبات ہوتی ہیں جس میں ایک انبوہ کثیر پیر پگارا کی زیارت کے لئے اکٹھا ہوتا ہے۔

پیر پگارا سیاست میں عملی طور پر وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں آئے۔ جب کہ سندھ میں بھٹو کے سامنے کوئی سیاسی لیڈر حریف نہ تھا۔ بھٹو کے خلاف تحریک چلا کر پیر پگارا نے سیاست میں حصہ لیا اور اس وقت جو پاکستان قومی محاذ سیاسی پارٹیوں کا بنا اس کے لیڈروں میں پیر پگارا پیش پیش تھے بلکہ اس محاذ کے قائم مقام صدر بھی رہے۔ اسی دور میں پیر پگارا نے مسلم لیگ کی صدارت بھی سنبھالی۔ گویا یہ دور پیر پگارا کی سیاست کے عروج کا دور تھا۔ مسٹر بھٹو کے ساتھ پیر پگارا کی سیاسی جنگ جاری رہی یہاں تک کہ ۱۹۷۷ء کا مارشل لا پاکستان میں نافذ کر دیا گیا۔

مارشل لاء دور میں پیر پگاڑا کے حکومت کے ساتھ تعلقات ٹھیک ہی رہے۔ پیر صاحب کا شروع سے یہ مؤقف رہا ہے کہ فوج سے محاذ آرائی نہیں کی جا سکتی اور اس بات کا اظہار بھی پیر صاحب نے کیا کہ فوج اور مسلم لیگ کی آپس میں گہری وابستگی ہے۔ فوج پاکستان کی جغرافیائی حدود کی حفاظت کرتی ہے جبکہ مسلم لیگ پاکستان کی نظریاتی حدود کی حفاظت کرتی ہے۔ چنانچہ ۱۹۸۵ء کے انتخابات میں پیر صاحب کے ایک معتمد ساتھی محمد خان جونیجو ملک کے وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

شریعت بل کا مسئلہ ایک عرصہ سے پاکستان میں موضوع بحث اور متنازعہ مسئلہ بنا ہوا ہے اس بارے میں مختلف لوگوں کی اپنی آراء ہیں ہر پارٹی کا اپنا نظریہ ہے۔ بعض پارٹیوں کا اس معاملہ میں اتحاد ہے تو بعض کا اختلاف بھی ہے۔ شریعت بل کی پیر صاحب پگارا شروع سے ہی مخالفت کرتے آئے ہیں اور ان کے بقول اس سے مودودی ازم کو فروغ ملے گا۔ اس معاملہ میں مولانا نورانی بھی پیر پگارا کے ہم خیال ہیں۔

پیر پگارا کا انوکھا اور دلچسپ انداز گفتگو ہے جس کی وجہ سے ان کی شخصیت دیگر تمام سیاست دانوں سے منفرد نظر آتی ہے۔ پیر صاحب بات کو مزاح کا لبادہ اڑھا کر بہت سے حقائق اس میں بیان کر جاتے ہیں۔ جو لوگ باشعور ہیں یا جنہیں سیاسی شعور حاصل ہے وہ پیر صاحب کی گفتگو سے خوب واقف ہیں اور اس کی سمجھ رکھتے ہیں۔ پیر صاحب کے بعض الفاظ تو اصطلاحات کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ بلی چوہے کا کھیل، ماما ازم، کھیر اور مکھیاں، جی۔ایچ۔کیو وغیرہ یہ تمام الفاظ پیر صاحب کی گفتگو کی مزاحیہ اصطلاحیں ہیں جن میں کئی مضامین اور معنی پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس معاملہ میں پیر صاحب پگارا منفرد شخصیت ہیں۔

معلومات

کھیرا اور اسکے فوائد

کھیرا سلاد کی جان ہے اور دستر خوان کی زینت کہلاتا ہے۔ کھیرا اردو زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں اس کو قثد اور فارسی میں خیار کہتے ہیں۔ اس کی دو تین قسمیں ہیں۔ سبز رنگ۔ زرد۔ سفید۔ کھیرے جس قدر نازک بارمک ہوں اسی قدر لذیذ اور اچھے ہوتے ہیں۔ کھیرا دردسر کے لئے کھانا سونگھنا اس کا گودا پیشانی پر لگانا مفید ہے۔ کھیرے کا پانی قطرہ قطرہ ناک میں ٹپکانا گھبراہٹ، بے چینی، بے خوابی کا علاج ہے۔ کھیرے کے چھلکے کا جوشاندہ پکا کر اگر یرقان کے مریض کو پلائیں تو آرام آ سکتا ہے۔ جگر کو تقویت دیتا ہے۔ معدہ میں صفرا کو نکالتا ہے۔ کھیرے کا پانی سخت تیز بخار، پیاس کی شدت، بلڈ پریشر کے لئے مفید ہے شدت اسہال سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرتا ہے۔ کھیرے کا پانی شکر ملا کر پینے سے نیند لاتا ہے۔ اگر کھیرے کے پانی میں چند لونگیں چوبیس گھنٹے تک بھگو دیں پھر اس کو چھان کر شہد ملا کر پئیں تو اس سے دل کا بوجھ دور ہو جائے گا۔ کھیرا ایک بہترین میوہ بھی ہے۔ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قدرے نمک کے ساتھ استعمال فرمایا کرتے تھے۔ کھیرے میں وٹامن الف ب، ت، گندھک مینگنیز چونا موجود ہے۔ گو کہ کھیرا خشک ہے تاہم خون کو صاف کرتا ہے۔ چہرے کی جھریوں کو دور کرنے کے لئے کھیرے کے قتلے بنا کر ان کو چہرے پر رکھ لیں تھوڑی دیر تک رہنے دیں تاکہ اس کے مفید اجزا جلد میں جذب ہو سکیں۔ سرخ دانوں کے لئے کھیرے کا پانی کچے دودھ میں ملا کر لگائیں آرام آ جائے گا۔ جن کے چہرے کے مسام کھل گئے ہوں۔ وہ کدو، کھیرا، خربوزہ کے مساوی بیج لے کر جدا جدا باریک پیس کر صرف ایک چمچہ لے کر تازہ بالائی یا دودھ میں حل کر کے خوب رگڑ لیں اور پھر اس کو چہرے پر تھوپ لیں۔ نصف گھنٹے بعد دھو لیں۔ چہرے کی شگفتگی کے لئے پچاس گرام بادام کی گری لے کر اس کا چھلکا اتار لیں۔ اور خوب باریک پیس لیں۔ پھر اس میں ۲۵۰ گرام کھیرے کا پانی جو کہ ابال کر ٹھنڈا کیا جا چکا ہو۔ تھوڑا تھوڑا ڈالیں۔ اور باریک کپڑے سے چھان لیں۔ پھر ایک گرام گلاب اور ایک گرام گلاب کا عطر ملا کر رکھ لیں۔ ہر رات اس مکسچر سے اپنا چہرہ خوب صاف کریں۔ رنگ نکھر آئے گا۔ کھیرا یوں تو معمولی سبزی ہے مگر قدرت نے اس کو بیش بہا خزانوں سے بھر رکھا ہے۔ اس لئے موسم کے مطابق استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔

(ماخوذ مصباح)

بادام

بادام پاکستان و ہندوستان کا مشہور میوہ ہے آج کل اسے عام لوگ مزے لے کر کھاتے ہیں لیکن اگر ہم قدیم یونانی اور مصری صحیفوں کی ورق گردانی کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں اس کا استعمال صرف بادشاہوں اور ان کے امراء تک محدود تھا۔ عوام اس کے ذائقہ تک سے محروم تھے۔ اور اسے ایک مقدس میوہ سمجھا جاتا تھا جس کے استعمال کا حق صرف اعلیٰ طبقہ کو حاصل تھا۔ بادام کے تخموں اور تیل سے قدیم اطالوی اور یونانی باشندے ظہور مسیح علیہ السلام سے بھی بہت پہلے واقف تھے۔ مصر کے فرعونوں کے اہراموں سے ہزارہا برس پرانی لاشیں نکالی گئی ہیں جو ایک خاص مصالحے کے باعث تا حال صحیح سلامت ہیں۔ جب سائنس دانوں نے بہت سے تجربات کے بعد اس مصالحہ کے بعض اجزا کا پتہ چلایا تو اس میں بادام کی گری کا سفوف بھی شامل تھا۔ حال ہی میں ماہرین آثار قدیمہ نے ایک حیرت انگیز انکشاف کیا ہے۔ آثار قدیمہ کے یہ ماہر عراق میں ہزارہا سال سے دبے ہوئے ایک شہر کی کھدائی کر رہے تھے اس دوران میں انہیں ایک چھوٹی سی صندوقچی ملی جو زمانے کی دست برد سے بالکل محفوظ تھی۔ اسے کھولا گیا تو اس میں کچھ بادام رکھے تھے جنہیں نہ تو کیڑا لگا تھا اور نہ ان کا چھلکا خراب ہوا تھا۔ ایک بادام کو توڑا گیا تو اس کی گری بھی ثابت اور محفوظ تھی۔ چکھنے پر اس کے ذائقے میں

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ محمد یوسف بقاپوری

مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ

میری پیاری ممانی جان جن کا نام امۃ الحمید تھا، مورخہ ۱۱ نومبر ۱۹۹۰ء کو ربوہ میں ۶۵ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم فتح محمد خان صاحب کی اہلیہ اور مکرم حافظ برہان محمد خان استاذ الجامعہ کی والدہ تھیں۔

آپ دعاگو۔ خدمت گذار۔ نمازی۔ تہجد گزار خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی، صابر شاکر خاتون تھیں۔ نیز کفایت شعار اور وفادار بھی تھیں۔ صدقہ و خیرات خفیہ طور پر دیتی رہتی تھیں اور ظاہر طور پر بھی تاکہ بچوں کو ترغیب ہو۔ قرآن کریم سے عشق تھا۔ کبھی تلاوت میں ناغہ نہیں ہوا۔ اور کبھی سوائے معذوری کے لجنہ کے اجلاس سے غیر حاضر نہ ہوئیں۔ چندوں میں باقاعدہ تھیں اور ہر رمضان المبارک میں اپنے محلے دارالنصر غربی میں درس قرآن کریم دیا کرتی تھیں۔ عرصہ دراز تک سیکرٹری تعلیم رہیں۔ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان نے آپ کی دینی خدمات کے سلسلے میں صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر ۲۰ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو سند خوشنودی عطا فرمائی۔

دارالیمن۔ باب الابواب۔ دارالنصر اور دارالعلوم کے متعدد بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور کیا۔ یہاں تک کہ ہمارے ماموں جان یعنی موصوفہ کے خاوند نے بھی خود ان سے قرآن کریم پڑھا۔

آپ کے ہاں کل دس بچے پیدا ہوئے چار لڑکے اور چھ لڑکیاں۔ ایک لڑکا بچپن میں فوت ہو گیا۔ سوائے چھوٹی بیٹی امۃ الرحمٰن کے سب شادی شدہ ہیں۔ چونکہ عیالداری کافی تھی اور آمدنی کم تھی۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ گھر کی حالت دگرگوں تھی۔ کئی دنوں تک بچوں کو ایک روٹی کھلاتے رہے اور دونوں میاں بیوی روزے رکھتے رہے لیکن موصوفہ نے کبھی شکوہ کا اظہار نہ کیا۔ ان کے خاوند مکرم فتح محمد خان بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ تنگیٔ حالات کے باعث سجدے میں گر کر خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں مصروف تھا کہ ہچکی بندھ گئی تو کہنے لگیں کہ آپ مرد ہو کر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ رہے ہیں اور میں خاتون ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوں۔

کئی سالوں سے طبیعت خراب رہنے لگ گئی تھی۔ ربوہ۔ فیصل آباد۔ حیدر آباد اور لاہور میں علاج کرواتے رہے لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ ممکنہ علاج کے باوجود جانبر نہ ہو سکیں جس کی اطلاع قبل از وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے دی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب بلاوا آئے تو اپنے گھر سے جاؤں۔ چنانچہ جب اللہ تعالیٰ نے بلانے کا فیصلہ کر لیا تو ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ ڈاکٹروں نے لاہور میں جواب دے دیا کہ فوری طور پر انہیں گھر لے جائیں۔ چنانچہ ۱۰ نومبر کو ربوہ اپنے گھر پہنچ گئیں اور ۱۱ نومبر ۱۹۹۰ء کو رات ۹ بجے اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور بلا لیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو پورا کر دیا۔

آپ موصیہ تھیں۔ بفضل تعالیٰ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آخر میں قارئینِ کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند فرماتا رہے۔ اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں پر چلنے کی توفیق دے۔

عمرانہ سحر

مکرم شیخ عبدالقادر خادم

میرے دادا جان جناب شیخ عبدالقادر خادم صاحب ۸ جولائی ۱۹۸۹ء کو ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ گھر سے کام کی غرض سے نکلے اور حادثہ کے باعث میرے دادا جان اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ میرے پیارے دادا جان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

میرے دادا جان موصی تھے۔ دادا جان نہایت صاف گو اور شاکر انسان تھے۔ ہر بات میں اپنے مولا کا شکر ادا کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ سے نہایت عقیدت و محبت تھی۔ ہر وقت یہی دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس جماعت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور وہ مبارک دن جلد آئے جب ہمارے آقا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہماری آنکھوں کے سامنے ہوں۔ اخبار الفضل سے شدت کا لگاؤ تھا۔ جب ایک مدت اخبار بند رہنے کے بعد دوبارہ شائع ہوا تو گھر آنے کے بعد سب سے پہلے اخبار کی بابت پوچھا تو ہم نے انہیں اخبار دیا۔ تو آپ نے اخبار پکڑ لیا اور اسے بے اختیار چومتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ آپ بار بار دہرانے لگے۔ "دیکھو میرے دوستو اخبار شائع ہو گیا۔" آپ کو ملک عبدالرحمٰن خادم صاحب گجراتی کی ذات سے بھی عشق تھا۔ انہی کی ذات سے متاثر ہو کر آپ نے اپنا تخلص خادم منتخب کر لیا۔ چندہ جات کی ادائیگی میں باقاعدگی کرتے تھے۔ اور وفات سے چند روز قبل آپ نے وصیت کے سارے چندہ جات ادا کر دیئے تھے۔ اسیران راہ مولا کے لئے بہت دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس امتحان میں پورا اترنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں جلد از جلد رہائی عطا ہو۔ آپ کہتے کہ خدا تیرے پیارے بندوں کے لئے کیسی سزا ہے کہ وہ تیرا نام لینے پر قید و بند کی صعوبتیں اٹھا رہے ہیں۔ اے خدا ان کی مشکلات کو کم کر دے اور دنیا والوں کی آنکھوں پر بندھی پٹی کھول دے تاکہ ان کو راہ حق کی روشنی نظر آ سکے۔

مہمان نوازی میں پیش پیش تھے۔ کوئی مہمان آ جاتا۔ چاہے بوڑھا ہم عمر ہو یا جوان ہر ایک کے ساتھ اسی طرح پیش آتے۔ ہر ایک آپ کی صحبت میں خوش رہتا۔

طبیعت میں دینی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ آپ ایک با اصول اور دیانتدار انسان تھے۔ آپ بہت سی مثالی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ دین کی خدمت کرنے والوں سے غیر معمولی محبت رکھتے تھے اور ان کا بے حد احترام کرتے تھے۔ تعلیمی لحاظ سے اگرچہ بڑے ڈگری ہولڈر نہ تھے مگر مطالعہ کے شوق کی وجہ سے علمی معیار بلند تھا۔ درثمین اور کلام محمود میں لکھی ہوئی نظمیں بڑے ترنم سے پڑھتے۔ جس دن حادثہ ہوا صبح کے وقت یہ نظم بڑے ترنم سے پڑھ رہے تھے۔

ہم آن ملیں گے متوالو بس دیر ہے کل یا پرسوں کی

گھر کے تمام بچوں سے محبت تھی اور ہر موقع پر ہر بچے کی حوصلہ افزائی کی۔ حضور پُرنور کی کیسٹس لاتے خود بھی سنتے اور گھر والوں کو بھی تلقین کرتے۔ ہمارے گھر میں آپ کی وفات کی وجہ سے ایک گہرا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا ہمارے گھر میں بڑی شدت سے احساس ہے۔ تمام قارئین سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے دادا جان کو جنت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے۔ نیز میری دادی جان کی صحت و تندرستی کے لئے دعا کی درخواست ہے گھر کے تمام احباب کے لئے کہ اللہ تعالیٰ ذہنی و مالی پریشانیاں دور کرے اور دادا جان کی خواہشات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

ایک عباسی بادشاہ نے کہا اب طب بڑی ترقی کر رہی ہے۔ اس پر کسی نے کہا۔ طب ترقی کیسے کر سکتی ہے۔ جب تک دوائیں بیچنے والوں میں دیانت پیدا نہ ہو۔ طبیب چاہے کوئی نسخہ لکھے اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ بادشاہ نے کہا بغداد میں پانچ چھ سو دکانیں ہیں۔ تم تجربہ کر لو۔ اس پر انہوں نے کسی دوائی کا مصنوعی نام رکھ لیا اور کہا دوا منگوا دو۔ وہ دوا آنی شروع ہوئی۔ کسی دوا فروش نے ملٹھی بھیج دی اور کہہ دیا یہی وہ دوا ہے۔ کسی نے عناب بھیج دیئے اور کہہ دیا یہی وہ دوا ہے۔ غرض سب دوکانداروں نے یہی طریق اختیار کیا۔ صرف ایک دوکاندار ایسا نکلا جس نے کہا کہ میرے پاس یہ دوا نہیں ہے۔ میں نے یہ نام پہلے کبھی نہیں سنا۔ بادشاہ نے دریافت کیا کہ کس دوکاندار نے سچ بولا ہے تو طبیبوں نے کہا سب جھوٹ بولتے ہیں۔ سچا وہی ہے جو کہتا ہے کہ میں نے یہ نام پہلے نہیں سنا۔ کیونکہ ہم نے مصنوعی نام رکھ کر یہ تجربہ کیا تھا۔ اس تجربہ کی وجہ سے مسلمان بادشاہوں نے دواسازی کا بھی امتحان رکھا تھا اور دواؤں کی پہچان کے لئے سکول بنائے گئے تھے۔ اور جو شخص وہ مخصوص امتحان پاس کر لیتا تھا صرف اسی کو دوائی بیچنے کی اجازت دی جاتی تھی۔ عام لوگوں کو دوا فروشی کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔

بقیہ: صـ۴ سے آگے

مطالبہ کیا ہے کہ شریعت بل میں عیسائیوں کے جن بنیادی حقوق کی نفی کی گئی ہے وہ انہیں دئے جانے چاہئیں اور شریعت بل میں سے متعلقہ شقوں کو خارج کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے اس بات کا بھی مطالبہ کیا۔ کہ شریعت کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لئے جو کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں ان میں عیسائیوں کو بھی شرکت کا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔ انہوں نے دستور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو حقوق ملک کے باشندوں کو دئے گئے ہیں اور اسی طرح قائد اعظم محمد علی جناح کی ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کی تقریر میں جو کچھ کہا گیا ہے اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ قائد اعظم نے اپنی اس تقریر میں کہا تھا کہ پاکستان میں بسنے والا ہر شہری پاکستانی ہے اور اسے تمام بنیادی حقوق حاصل ہوں گے۔ صدر موصوف نے کہا کہ تمام ایسی شقیں جو عیسائیوں کے بنیادی حقوق پر زد لگاتی ہیں۔ واپس لی جانی چاہئیں۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ تمہیں فلاحِ دارین حاصل ہو اور لوگوں کے دلوں پر فتح پاؤ تو پاکیزگی اختیار کرو۔" (حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا: مکرمہ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری برکت علی صاحب حال فیصل آباد شدید بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم سید شاہ میر احمد اشرف صاحب ابن مکرم سید علی احمد صاحب انبالوی انٹڑیوں اور دیگر عوارض کی وجہ سے شدید بیمار ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر احمد دین صاحب آف لوگنڈا لنڈن میں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: عزیزہ رضوانہ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب باغبانپورہ گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ مکرم شہباز احمد صاحب ولد محمد لطیف صاحب ساکن ورپال خورد تحصیل وزیرآباد مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد یٰسین ربانی صاحب مربی سلسلہ گوجرانوالہ نے مورخہ ۳ مئی ۹۱ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا۔

○ مکرم نصیر الدین صاحب ہمایوں حال ناروے ابن مکرم چوہدری حمید الدین صاحب اختر دارالعلوم غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ صائمہ عندلیب صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد خان صاحب آف پشاور حال ناروے نے مورخہ ۲۷ اپریل ۹۱ء کو ناروے میں مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مربی سلسلہ مکرم اظہر احمد صاحب نے پڑھا۔

نصیر الدین ہمایوں مکرم چوہدری الیاس الدین صاحب بہلولپوری کے پوتے اور مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کے نواسے ہیں۔ صائمہ عندلیب صاحبہ مکرم عبدالرشید خان صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ پشاور کی پوتی ہیں۔

○ مکرم محمد نواز صاحب ولد چوہدری محمد خان صاحب ساکن تنگ شیخوپورہ کا نکاح مکرمہ مبارکہ محمود بنت چوہدری رشید احمد شاہین ساکن گھٹیالیاں سیالکوٹ بعوض -/۲۱۰۰۰ اکیس ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۱ء کو پڑھا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ عقد جانبین کیلئے مبارک کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب آف اوکاڑہ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۹۱ء کو انگلستان میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ اوکاڑہ کے سیکرٹری وقفِ جدید رہے۔ آپ اپنے بیٹوں کے پاس علاج کی غرض سے انگلستان گئے ہوئے تھے اور وہیں وفات پائی۔ موصوف موصی تھے۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مرزا عبدالرحیم صاحب بیگ نائب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے دعا کرائی۔

○ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری اعظم علی صاحب باجوہ آف دانہ زیدکا ضلع سیالکوٹ رمضان المبارک میں بعمر ۸۰ سال انتقال فرما گئیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ دانہ زیدکا میں نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت فرمائی بعد ازاں ربوہ میں نماز فجر کے بعد بیت مبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دانہ زیدکا و امیر حلقہ نے دعا کرائی۔

○ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد سعید کلیم صاحب آف مونگ حال دارالعلوم غربی ربوہ مورخہ ۴ اپریل ۹۱ء سوا چار بجے شام بعمر قریباً ۷۰ سال وفات پا گئیں۔ آپ کی نماز جنازہ احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں بعد از تدفین مکرم ملک غلام نبی صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے دعا کرائی۔

احباب ان کے بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں

دعائے نعم البدل: مکرم مشتاق احمد صاحب گورایہ کی بچی عزیزہ شمائلہ ایک ماہ کی عمر میں مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۹۱ء کو وفات پا گئی۔

احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔

نمایاں کامیابی: خاکسار کی دو بیٹیوں عزیزہ حمیدہ بی بی اور عزیزہ نصرت جہاں نے گورنمنٹ ایلیمنٹری کالج کوٹلی آزاد کشمیر سے ۱۹۹۰ء میں سی ٹی کا امتحان دیا تھا جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے عزیزہ حمیدہ بی بی نے ۸۰۸ نمبر لے کر پورے ضلع کوٹلی میں اوّل پوزیشن اور عزیزہ نصرت جہاں نے ۷۰۸ نمبر لے کر ضلع میں چھٹی پوزیشن حاصل کی ہے۔

(محمد حسین خادم معلم وقفِ جدید)

○ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیز حامد رحیم شیخ ابن ڈاکٹر عبدالرحیم شیخ آف نیوگارڈن ٹاؤن لاہور نے کریسنٹ ماڈل سکول سے سینئر کیمبرج کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی ہے اور اب ایچیسن کالج لاہور میں داخلہ لیا ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو مزید دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے

ضرورت خادم بیت الذکر

○ بیت النور بھیرہ کے لئے ایک خادم کی ضرورت ہے۔ اکیلے آدمی کیلئے رہائش کی سہولت دی جائیگی اور تنخواہ مبلغ پانچ صد روپے (-/۵۰۰) ہو گی۔ خواہشمند احباب اپنی جماعت کے صدر یا امیر صاحب کی سفارشی چٹھی کے ساتھ خاکسار سے رابطہ کریں۔

ملک مبارک احمد صدر جماعت احمدیہ بھیرہ

اعلان دارالقضاء

○ (سردار بیگم صاحبہ بابت ترکہ سید منعم الحسن صاحب)

مکرم سید منعم الحسن صاحب کے ترکہ کی رقم مبلغ ۹۱۸/۲۹ روپے جو ان کی ذاتی امانت تحریکِ جدید میں موجود ہے۔ ان کی اہلیہ محترمہ سردار بیگم صاحبہ سکنہ ۶۰۔ راحت پارک سمن آباد لاہور کو ادا کی جانی مقصود ہے۔ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر اعتراض ہو تو ایک ماہ کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ: صـ۱ سے آگے

آپؐ کے قرب میں رہتے تھے۔ مثلاً حضرت ابوبکرؓ کے متعلق تاریخ گواہی دیتی ہے کہ مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ یہ سب سے بہادر شخص ہے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب میں رہنا چاہیئے۔ لیکن آپؐ کوئی تدبیر اپنی حفاظت کی نہیں کرتے تھے۔ آپؐ کے پاس دنیوی سامان ہی کیا تھا؟ تدبیر کیا کرنی تھی۔ بہر حال آپؐ نے اپنی عصمت اور حفاظت کا کوئی سامان نہیں کیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ چونکہ آپؐ اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے اور اپنی زندگی اور اپنی موت اور اپنا ہر سانس اور عبادتیں وغیرہ سب کچھ خالص خدا تعالیٰ ہی کے لئے سمجھا اس یقین کے ساتھ کہ یہ اللہ کا حق ہے جو اسے دیتا ہوں۔ میرا اپنا تو کچھ بھی نہیں، جانتے ہو خدا تعالیٰ نے اس کے جواب میں کیا کیا؟ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ اس کا نتیجہ یہ تھا کہ خدا نے کہا (کہ اللہ تجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا) چونکہ آپ ہر وقت اپنی جان اپنے ربّ کے حضور پیش کر رہے تھے۔ اس لئے خدا نے کہا میں تمہاری حفاظت کا ذمہ دار ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کمالِ قدرت کے ساتھ اور نہایت ارفع شان کے ساتھ اس بات کو دنیا کے سامنے ظاہر کر دیا کہ خدا تعالیٰ آپ کا محافظ اور مُعین اور آپ کو بچانے والا تھا۔ دشمن کا کوئی حربہ آپؐ کے خلاف کارگر نہیں ہوا اور آپؐ کے نفس کو، آپؐ کی ذات کو، آپؐ کے جسم کو خدا تعالیٰ نے بچایا۔ اور محفوظ رکھا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۔ جولائی ۱۹۶۸ء)

بقیہ: صـ۵ سے آگے

بھی کوئی خاص فرق محسوس نہیں کیا گیا۔ البتہ اس کا روغن بالکل خشک ہو چکا تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ بادام سات ہزار برس پرانے ہیں۔ چنانچہ انہیں عراق کے عجائب گھر میں نمائش کے لئے رکھ دیا گیا۔ شاہی درباروں میں بھی بادام کی عظمت کا سکہ چلتا رہا ہے۔ خلیفہ معتصم باللہ نے سپین کے عیسائی حکمران فرڈی ننڈ کو تحفہ کے طور پر ایک شطرنج بھیجی جو بادام کی گریوں سے بنائی گئی تھی۔ شہنشاہ اکبر پڑھا لکھا تو نہ تھا۔ لیکن کار و بار حکومت میں اس کا دماغ خوب چلتا تھا۔ اس کی وجہ اکبر نے خود بتائی۔ کہ وہ مسلسل بادام استعمال کرتا رہا ہے۔ برصغیر کے عظیم مفکر جناب شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مشہور ہے کہ وہ روزانہ صبح بادام کے اکیس دانے کھاتے تھے۔ مرزا غالب بھی باداموں کے بڑے شائق تھے۔ اور کھانے کے بعد اکثر بادام کی گریاں چبایا کرتے تھے۔ مولانا حسین احمد مدنی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو جو دماغی طور پر کمزور ہوتے تھے ناشتہ میں بادام تجویز کرتے تھے۔ اور انہیں ایک خاص طریقہ سے استعمال کی ہدایت کرتے تھے کھانے والے کو پہلے روز ایک عدد، دوسرے روز دو عدد، تیسرے روز تین عدد حتیٰ کہ اکتالیسویں روز اکتالیس مغز بادام استعمال کرانے کے بعد اسی طرح ایک ایک مغز بادام روزانہ کم کرتے حتیٰ کہ آخر کار ایک عدد مغز بادام پر لوٹ آتے۔

(ماخوذ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس داخلہ

آئی۔ بی۔ اے گرمیوں کا پروگرام (۲۵ مئی تا ۱۶ جولائی ۱۹۹۱ء)

انسٹی ٹیوٹ آف بزنس ایڈمنسٹریشن کراچی کو مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۱ء سے شروع ہونے والے اس کے گرمیوں کے پروگرام ۱۹۹۱ء میں پیش کئے جانے والے کورسز میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

سال ۱۹۹۱ء کے لئے گرمیوں کا پروگرام مورخہ ۲۵ مئی تا ۱۶ جولائی ۱۹۹۱ء آئی۔ بی۔ اے سٹی کیمپس میں منعقد ہوگا جو کہ پاکستان میں سرکردہ بزنس ایجوکیشن کا سب سے بڑا سینٹر ہے۔ کلاسز شام کو ہوں گی۔

مزید تفصیلات کے لئے مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۹۱ء کا روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

توسیع اشاعت الفضل

- محترمہ فرخ تبسم صاحبہ بنت مکرم محمد فاروق صاحب دارالصدر شرقی ربوہ — ۱۰۰-۰۰
- مکرم اشرف نور صاحب ننکانہ صاحب — ۱۰-۰۰
- مکرم حافظ عبدالرشید صاحب عارف ننکانہ صاحب — ۱۰-۰۰
- مکرم رشید علی صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- محترمہ خورشید بی بی صاحبہ زوجہ حمید اللہ صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ گلزار حسین صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ زوجہ جمیل احمد صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۵-۰۰
- محترمہ ہاجراں بیگم صاحبہ زوجہ محمد صدیق صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۵-۰۰
- محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ زوجہ مشتاق احمد صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۵-۰۰
- مکرم نور احمد صاحب خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ — ۱۰-۰۰
- محترمہ ساجدہ خانم صاحبہ بنت محمد حسین صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- مکرم محمد اختر خانصاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- بچگان مکرم عبدالسلام خانصاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالسلام صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- مکرم وارث احمد صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- مکرم محمد اکمل صاحب ولد حمید احمد صاحب خانقاہ ڈوگراں — ۱۰-۰۰
- مکرم محمود احمد صاحب منجن فاروق آباد — ۱۰-۰۰
- مکرم منشی مبشر احمد صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ — ۲۰-۰۰
- مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ۹۶ ج۔ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ — ۲۰-۰۰
- مکرم منصور احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ — ۲۰-۰۰
- مکرم مرزا محمد اکرم صاحب دنیاپور ضلع ملتان — ۲۵-۰۰

ANAM TRAVELS

انعم ٹریولز
آپ کا اپنا ادارہ
دنیائے سفر میں
آپ کے ہم سفر
ٹیلیفون و ٹیلیکس کی سہولت کیساتھ
ویزے کی معلومات اور خصوصی رعائتی ٹکٹوں کے حصول کیلئے نیز بیرونی ملک آپ کے سفر کیلئے ہماری مستعد خدمات آپ کیلئے ہیں۔
خدمت کا موقع دیجئے۔
۱۴۔ڈی فیروز سنٹر (نزد طیاق) فضل حق روڈ بلیو ایریا۔ اسلام آباد
ٹیلیفون: ۸۱۸۰۵۷ ، ۸۵۳۴۸۹
ٹیلیکس: ۵۴۵۹۲ TDISB

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس -/200
SPERMATOZOA COURSE
عورتوں کیلئے کورس -/75
STERILITY COURSE
ATHRA COURSE 90/- اٹھراء کورس
تفصیلی لٹریچر مفت
کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: ۶۰۶ ، ۶۰۷ ، ۷۷۱

ملکی خبریں

○ حکومت بلوچستان نے نئی پولیس اور عدالتوں کے مجوزہ قوانین مسترد کر دیئے ہیں۔ صوبائی کابینہ نے اپنے ایک اجلاس میں پاکستان ہائی پاور کورٹس اور پاکستان اینٹی کرپشن پولیس کے قیام کو صوبائی خود مختاری میں مداخلت قرار دیا ہے۔ بلوچستان کابینہ نے کہا کہ مجوزہ پولیس بھٹو دور کی ایف ایس ایف کی یاد تازہ کر دے گی۔

○ سندھ سے پنجاب آنے والے بس کے ایک قافلے پر ڈاکوؤں نے اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے درجنوں مسافر زخمی ہوگئے۔ سندھ سے مختلف شہروں سے کانوائے کی صورت میں روانہ ہونے والی بسوں پر ہالہ کے قریب قومی شاہراہ پر حملہ کر دیا۔ کانوائے کے ساتھ جانے والی پولیس اور گشتی پولیس نے کوئی مزاحمت نہیں کی۔

○ مسٹر آصف زرداری نے کہا ہے کہ بینک فراڈ سے بری ہونا میری اخلاقی فتح ہے۔ انہوں نے کہا کہ وفاقی حکومت نے جاپانی طلبہ کی رہائی کے لئے دو کروڑ روپے دیئے تھے جن میں سے ڈاکوؤں کو پچاس لاکھ ملے باقی وزیراعلیٰ سندھ اور وزراء کھا گئے۔

○ سابق وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان کے پاس "ایٹمی علم" موجود ہے صرف سیاسی فیصلے کا سوال ہے۔

○ کراچی میں نیشنل بینک آف پاکستان شریف آباد برانچ میں ۵ مسلح ڈاکوؤں نے پونے چودہ لاکھ روپے لوٹ لئے پولیس اور بینک گارڈ سے اسلحہ چھین لیا۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہم کو ملازمتوں پر پابندیاں لگانے کا کوئی شوق نہیں ہمارے پاس پیسے ہی نہیں ہیں۔

○ انجمن حمایت اسلام کے زیر اہتمام چلنے والے طبیہ کالج اور دوسرے اداروں کے طلبہ و طالبات اور پولیس کے درمیان تصادم کے نتیجے میں دونوں طرف سے دس دس افراد زخمی ہوئے۔

دانتوں کا معائنہ مفت
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک۔ ربوہ
اوقات کار: ۳½ شام تا ۷ بجے
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی فوج نے کنٹرول لائن کے قریب ۶۶ حریت پسندوں کو شہید کر دیا ہے۔ بھارتی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ لوگ پاکستان سے تربیت حاصل کرنے کے بعد مقبوضہ کشمیر میں داخل ہو رہے تھے اور پاکستانی فوج ان کا راستہ صاف کرنے کے لئے چار روز سے شدید گولہ باری کر رہی تھی۔ بھارتیوں نے تین حریت پسندوں کو گرفتار کرنے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔

○ بنگلہ دیش کے ساحلی علاقے پھر شدید طوفان کی لپیٹ میں آگئے ہیں۔ انسانی لاشوں اور مردہ جانوروں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ طوفانی بارش کی وجہ سے امدادی کاموں میں شدید رکاوٹ پڑ گئی ہے۔

○ بنگلہ دیش کے حالیہ طوفان کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ تاریخ کا بدترین طوفان تھا۔ وزیراعظم نے کہا ہے کہ بنگلہ دیش کے تعمیر نو کے لئے ہماری مکمل خدمات حاضر ہیں۔

○ امریکہ کے صدر جارج بش ہسپتال میں دو دن گزارنے کے بعد وائٹ ہاؤس واپس آگئے ہیں۔ صدر ابھی چند دن آرام کریں گے اور پھر احتیاط کے ساتھ دوبارہ کام شروع کریں گے۔

○ روس کے صدر مسٹر گورباچوف نے کہا ہے کہ اگر امریکہ نے روس کے بارے میں اپنی پالیسی بدل لی تو سرد جنگ دوبارہ شروع ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ واشنگٹن کے بعض اقدامات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ روس کے ساتھ تعلقات پر نظر ثانی کر رہا ہے۔ یہ بات تشویشناک ہے انہوں نے امریکہ کے ساتھ جلد سربراہ ملاقات کے انعقاد کی خواہش ظاہر کی اور اسے امریکہ کے بھی مفاد میں قرار دیا۔ اپنے ملک کی اندرونی صورت حال کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میں انتشار پسندوں کے خلاف آہنی ہاتھ استعمال نہیں کروں گا۔